فتاویٰ امن پوری (قسط ۴۸)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: کیا تہجد کا وقت نصف رات کے بعد شروع ہوتا ہے؟

جواب: تہجد کا وقت نماز عشاء کے بعد سے شروع ہو جاتا ہے۔ نصف رات کے بعد تہجد کا وقت سب سے افضل ہے۔

سوال: اگر کوئی شخص تہجد کے وقت نہ اٹھ سکے، تو وہ کیا کرے؟

جواب: تہجد کسی وجہ سے رہ جائے، تو ظہر سے پہلے پہلے بارہ رکعات ادا کر لینی چاہیے۔ اس پر پورا اجر مل جاتا ہے۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَمِلَ عَمَلًا أَثْبَتَهُ، وَكَانَ إِذَا نَامَ مِنَ اللَّيْلِ، أَوْ مَرِضَ؛ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی عمل شروع کرتے، تو اس پر دوام فرماتے۔ بیماری یا نیند کی وجہ سے رات کو تہجد رہ جاتی، تو دن کو بارہ رکعات ادا فرما لیتے۔''

(صحیح مسلم : 746)

❀ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ نَّامَ عَنْ حِزْبِهٖ، أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ، فَقَرَأَهٗ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ

الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ ، كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ .

''قیام اللیل یا اس کا بعض حصہ رہ جائے، تو فجر اور ظہر کے درمیان ادا کر لیں، تہجد کا ثواب پا لیں گے۔'' (صحیح مسلم : 747)

رات کا وظیفہ رہ جائے، تو دن کو کیا جا سکتا ہے۔ یوں اجر و ثواب سے آپ محروم نہیں رہیں گے اور تسلسل بھی قائم رہ جائے گا۔

سوال: نماز تہجد کی جماعت کا کیا حکم ہے؟

جواب: کبھی کبھار نماز تہجد با جماعت پڑھنا بھی جائز ہے۔

❀ سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے کا اتفاق ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورت بقرہ شروع کی، میرا خیال تھا کہ سو آیات پر رکوع کریں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے رہے، سوچا: ایک رکعت میں پوری سورت پڑھیں گے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے رہے، خیال ہوا کہ اس کے اختتام پر رکوع کریں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورت نساء شروع کر دی اسے مکمل کیا، تو آل عمران شروع کی اور مکمل پڑھی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر ٹھہر کر پڑھ رہے تھے، کسی تسبیح والی آیت سے گزرتے، تو تسبیح کہتے، سوال والی آیت سے گزرتے، تو سوال کرتے، تعوّذ والی آیت سے گزرتے، تو اللہ کی پناہ مانگتے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام کے برابر رکوع فرمایا، سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر رکوع کے برابر لمبا قیام کیا، پھر سجدہ کیا اور سبحان ربی الاعلیٰ کہا، آپ کا سجدہ قیام کے برابر تھا۔''

(صحیح مسلم : 772)

❁ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً، فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتّٰى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوْءٍ، قُلْنَا : وَمَا هَمَمْتَ؟ قَالَ : هَمَمْتُ أَنْ أَقْعُدَ، وَأَذَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات نماز پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا لمبا قیام کیا کہ میں نے برا ارادہ کرلیا۔ ہم نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ نے کیا ارادہ کیا؟ فرمایا: دل کیا کہ بیٹھ جاؤں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے کھڑے رہیں۔''

(صحيح البخاري : 1135، صحيح مسلم : 204/773)

سوال: صلاۃ التسبیح کی فضیلت اور طریقہ کیا ہے؟

جواب: اللہ رب العزت کا احسانِ عظیم ہے کہ اس نے اپنے بندوں کو نوافل کے ذریعے قرب بخشا، انہیں مغفرت و بخشش کے اسباب عطا فرمائے۔ ان اسباب میں سے ایک نمازِ تسبیح ہے۔ یہ بڑی فضیلت والی نماز ہے، روزانہ پڑھیں، ہفتہ میں یا مہینہ میں ایک مرتبہ، سال بعد ایک مرتبہ یا زندگی میں ایک بار پڑھ لیں۔ اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت و برکت سے دامن بھرلیں۔ اس نماز کا ثبوت اور طریقہ ملاحظہ ہو۔

❁ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''چچا! میں آپ کو تحفہ نہ دوں، میں آپ کو گراں مایہ چیز مفت عطا نہ کردوں، دس ایسی خصلتیں بیان نہ کروں کہ انہیں اپنائیں، تو اللہ تعالیٰ آپ کے اول و آخر، قدیم و جدید، دانستہ و نا دانستہ، صغیرہ و کبیرہ، مخفی و ظاہری تمام گناہ معاف

کردے؟ چار رکعات ادا کریں۔ ہر رکعت میں سورت فاتحہ کے ساتھ کوئی سورت پڑھیں، پھر پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہوکر حالت قیام میں ہی پندرہ دفعہ یہ کلمات پڑھیں: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ ’اللہ پاک ہے،تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں،اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے‘، پھر آپ رکوع کریں اور رکوع کی حالت میں (تسبیحات کے بعد دس) مرتبہ یہ کلمات پڑھیں، رکوع سے سر اٹھائیں اور دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں، سجدے کے لیے جھک جائیں اور سجدے کی حالت میں (تسبیحات کے بعد) دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں، سجدے سے سر اٹھائیں اور دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں، دوسرا سجدہ کریں اور دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں، پھر سجدے سے سر اٹھائیں اور دس مرتبہ وہی کلمات پڑھیں۔ یہ ہر رکعت میں پچھتر (75) تسبیحات ہو جائیں گی۔ چاروں رکعتوں میں اسی طرح کریں۔ روزانہ پڑھ سکتے ہیں،تو روزانہ پڑھیں، ورنہ ہفتے میں ایک بار،نہیں تو ہر مہینے ایک مرتبہ پڑھ لیں، یہ ممکن نہ ہو،تو سال میں ایک مرتبہ، یہ بھی ممکن نہ ہو،تو زندگی میں ایک مرتبہ پڑھ لیں۔“

(سنن أبي داود : 1297، سنن ابن ماجه : 1387، صحيح ابن خزيمة : 1216، المُعجم الكبير للطّبراني : 11622، المستدرك للحاكم : 318/1، المختارة للضّياء المقدسي : 332، وسندهٗ حسنٌ)

جمہور محدثین نے اس حدیث کی تصحیح یا تحسین کی ہے۔

❀ امام مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا یُرْوٰی فِي هٰذَا الْحَدِیثِ إِسْنَادٌ أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا .

''اس حدیث کی اس سے بہتر کوئی سند موجود نہیں۔''

(الإرشاد للخلیلي :326/1، وسندہٗ صحیحٌ)

❀ امام ابوبکر بن ابی داود سجستانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَصَحُّ حَدِیثًا فِي التَّسْبِیحِ حَدِیثُ الْعَبَّاسِ .

''نمازِ تسبیح کے بارے میں سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیح ترین ہے۔''

(الثّقات لابن شاهین : 1356)

امام حاکم رحمہ اللہ (اتحاف المهرة لابن حَجَر : 484/7) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

❀ حافظ منذری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اس حدیث کو ائمہ کی ایک جماعت نے صحیح کہا ہے، جن میں سے حافظ ابوبکر آجری رحمہ اللہ، ہمارے شیخ ابومحمد عبدالرحیم مصری رحمہ اللہ اور ہمارے شیخ حافظ ابوحسن مقدسی رحمہ اللہ بھی ہیں۔''

(التّرغیب والتّرهیب :468/1)

❀ حافظ علائی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

حَدِیثٌ حَسَنٌ صَحِیحٌ، رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ بِسَنَدٍ جَیِّدٍ إِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ .

''یہ حدیث حسن صحیح ہے، اسے امام ابوداود رحمہ اللہ اور امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے جید سند سے روایت کیا ہے۔''

(النّقد الصّحیح، ص 30)

﷽ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا الْإِسْنَادُ جَيِّدٌ . ''سند جید ہے۔''

(البدر المنير : 236/4)

﷽ حافظ سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ . ''یہ سند حسن ہے۔''

(اللآلي المصنوعة في الأحاديث الموضوعة : 35/2، مرقاة الصّعود : 410/1)

سوال: نماز تسبیح کی جماعت کا کیا حکم ہے؟

جواب: نماز تسبیح انفرادی نماز ہے، باجماعت نماز تسبیح کا اہتمام مشروع نہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی جماعت ثابت نہیں ہے۔ جن نوافل کی جماعت سنت سے ثابت ہے، انہی کو باجماعت ادا کرنا مشروع ہے، ورنہ تو سنن رواتب کی بھی جماعت جائز ہونی چاہیے، حالانکہ آج تک کسی مسلمان نے ایسا نہیں کیا، کوئی بتائے کہ اسے باجماعت ادا کرنا کیسے ممکن ہے؟ امام تو تسبیحات آہستہ آواز سے پڑھتا ہے، وہ پہلے ختم کر کے رکوع میں چلا جائے، تو مقتدی کیا کرے گا، یہ تسبیحات تو نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہیں، باجماعت ادائیگی کئی ایک سوالات کا پیش خیمہ اور الگ ادا کرنا خیر و بھلائی کو شامل ہے۔

﷽ مفتی محمود صاحب اور مفتی عبد الحق حقانی صاحب لکھتے ہیں:

''صلاۃ التسبیح جماعت کے ساتھ منقول و مشروع نہیں ہے۔''

(فتاویٰ محمودیہ: 253/7، باب السنن والنوافل، جامعہ فاروقیہ، فتاویٰ حقانیہ: 266/3)

سوال: نماز تسبیح میں سہو ہو جائے، تو سجدہ سہو میں کون سی دعا پڑھی جائے؟

جواب: نماز تسبیح کے سجدہ سہو میں سجدہ کی کوئی سی دعا پڑھی جا سکتی ہے، تسبیح والی دعا

نہیں پڑھی جائے گی۔

❀ امام عبداللہ بن المبارک رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: نمازی بھول گیا، تو کیا سجدہ سہو میں بھی دس مرتبہ تسبیحات پڑھے گا؟ فرمایا:

لَا، إِنَّمَا هِيَ ثَلَاثُ مِائَةِ تَسْبِيحَةٍ .

''نہیں! یہ صرف (چار رکعات میں) تین سو تسبیحات ہیں۔''

(سنن التّرمذي، تحت الحديث :481، وسندهٗ صحيحٌ)

سوال: رمضان کے آخری جمعہ کو باجماعت نماز تسبیح کا اہتمام کرنا کیسا ہے؟

جواب: ثابت نہیں۔

سوال: مختصر نماز تسبیح کیا ہے؟

جواب: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ، غَدَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ : عَلِّمْنِي كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي صَلَاتِي، فَقَالَ : كَبِّرِي اللّٰهَ عَشْرًا، وَّسَبِّحِي اللّٰهَ عَشْرًا، وَّاحْمَدِيهِ عَشْرًا، ثُمَّ سَلِي مَا شِئْتِ، يَقُولُ : نَعَمْ نَعَمْ .

''ایک صبح سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، مجھے کچھ ایسے کلمات سکھا دیجئے، جو نماز میں کہہ سکوں، فرمایا: دس دفعہ اللہ اکبر، دس دفعہ سبحان اللہ، دس دفعہ الحمدللہ کہیں، پھر مانگتی جائیں، وہ دیتا جائے گا۔''

(سنن التّرمذي :481، سنن النّسائي : 1299، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن غریب'' ابن خزیمہ رحمہ اللہ (850) امام ابن

حبان رحمہ اللہ (2011) نے ''صحیح''، اور امام حاکم رحمہ اللہ (1 / 318) نے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے موافقت کی ہے۔

بعض اہل علم نے اس سے مختصر نماز تسبیح کا اثبات کیا ہے، جبکہ مختصر نماز تسبیح کا کوئی بھی قائل نہیں۔

محدث محمد عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَالَ الْعِرَاقِيُّ : إِيرَادُ هٰذَا الْحَدِيثِ فِي بَابِ صَلَاةِ التَّسْبِيحِ فِيهِ نَظَرٌ، فَإِنَّ الْمَعْرُوفَ أَنَّهٗ وَرَدَ فِي التَّسْبِيحِ عَقِبَ الصَّلَوَاتِ لَا فِي صَلَاةِ التَّسْبِيحِ .

''حافظ عراقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو صلاۃ التسبیح کے باب میں ذکر کرنا محل نظر ہے، معلوم شد کہ یہ نماز کے بعد کی تسبیح ہے، نہ کہ نماز تسبیح۔''

(تحفة الأحوذي :350/1)

سوال: نماز تسبیح چار رکعت ایک سلام سے پڑھی جائے یا دو دو کر کے؟

جواب: چار اکٹھی بھی ادا کی جا سکتی ہیں اور دو دو کر کے بھی۔

سوال: نماز تسبیح کے قومہ میں ہاتھ کھلے رکھیں یا باندھ لیں؟

جواب: کھلے چھوڑ دیں۔

سوال: کیا نماز تسبیح رمضان کے ساتھ خاص ہے؟

جواب: سال بھر میں کسی بھی دن یا رات میں ادا کی جا سکتی ہے، البتہ ممنوعہ اوقات میں ادا نہیں کی جا سکتی، کیونکہ یہ سببی نماز نہیں۔

سوال: کیا نماز تسبیح زندگی میں کم از کم ایک بار پڑھنا واجب ہے؟

(جواب): نمازِ تسبیح واجب نہیں، نفل ہے اور بہت سی بھلائیوں کا موجب ہے۔

(سوال): نمازِ تسبیح کی دعا کیا ہے؟

(جواب): نمازِ تسبیح کی دعا یہ ہے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

یہ جملہ پوری چار رکعات میں تین سو دفعہ پڑھنا ہے، ہر رکعت میں ۷۵ مرتبہ۔

(سوال): اگر نمازِ تسبیح کے کسی رکن میں تسبیح پڑھنا بھول جائیں، تو کیا کریں؟

(جواب): اگلے رکن میں دگنی ادا کی جا سکتی ہے، بہتر ہے کہ سجدہ سہو بھی کرے۔

(سوال): اقامت کہنے کے بعد امام کافی دیر تک کھڑا رہا، بعد میں تکبیرِ تحریمہ کہی، نماز کا کیا حکم ہے؟

(جواب): اقامت اور تکبیر کے درمیان لمبا فاصلہ ہو سکتا ہے۔ (بخاری: ۶۴۳، مسلم: ۶۰۵) گفتگو بھی کی جا سکتی ہے اور کوئی ضروری کام بھی کیا جا سکتا ہے، اس صورت میں اقامت دہرانے کی ضرورت نہیں۔

(سوال): نماز پڑھ رہا تھا کہ قریب کوئی شخص پانی کے تالاب میں گر گیا، کیا اس کی جان بچانے کے لیے نماز توڑ سکتا ہے؟

(جواب): اگر وہ جان بچا سکتا ہے، تو اس کے لیے نماز توڑ کر جان بچانا ضروری ہے۔ بعد میں نماز کا اعادہ کر لے۔

(سوال): جماعت چھوڑ کر کسی دوسری مسجد میں جانا، تاکہ اس مسجد کی پوری جماعت میں شریک ہو سکے، کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے، مگر بہتر یہی ہے کہ اسی مسجد میں جماعت کا جتنا حصہ ملے، اس میں

شریک ہوجائے اور بقیہ حصہ مکمل کرلے۔

سوال: سنت کی ایک رکعت پڑھ چکا، کہ نماز ظہر کھڑی ہوگئی، کیا دوسری رکعت پڑھ کر جماعت میں شریک ہوسکتا ہے؟

جواب: فرض نماز کی اقامت ہوجائے، تو سنتیں پڑھنا جائز نہیں۔ اسے چاہیے کہ نماز توڑ کر فرائض میں شریک ہوجائے اور بعد میں سنتوں کی قضا دے لے۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ .

''فرض نماز کی اقامت کہہ دی جائے تو کوئی نفل نماز نہیں ہوتی۔''

(مسند الإمام أحمد : 331/2؛ صحيح مسلم : 710)

سوال: ایک شخص نے مسجد میں وضو کیا، مگر جماعت میں شریک نہ ہوا، کیونکہ وہ دوسری مسجد کا امام ہے، دوران جماعت وہ اپنی مسجد میں چلا گیا اور وہاں امامت کرائی، کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب: بالکل جائز ہے۔

سوال: اگر کوئی شخص نفل کی نیت سے نماز عشاء میں شریک ہوا، عشاء اور سنت و وتر وہ پہلے پڑھ چکا ہے، تو کیا وہ سنت اور وتر دوبارہ دہرائے گا؟

جواب: نہیں دہرائے گا۔

سوال: جس نے فجر کی سنتیں نہ پڑھی ہوں، کیا وہ نماز فجر کی امامت کرا سکتا ہے؟

جواب: کرا سکتا ہے۔ وہ نماز کے بعد سنتیں ادا کرلے۔

سوال: جو شخص بلا وجہ برسوں روزے نہ رکھتا تھا، اب کیا کرے؟

(جواب): اس پر صرف توبہ واستغفار ہے، قضا نہیں۔

(سوال): کیا نماز قصر کی قضا قصر کی صورت میں دی جائے گی؟

(جواب): جی ہاں۔

(سوال): کیا قضا نماز مسجد میں ادا کی جا سکتی ہے؟

(جواب): کی جا سکتی ہے۔

(سوال): قضائے عمری کا کیا حکم ہے؟

(جواب): رمضان میں جمعۃ الوداع کے موقع پر ایک بدعت تراش لی گئی ہے، اسے قضائے عمری کہتے ہیں۔ بعض نے نماز ایجاد کر کے اس کے ثبوت میں ایک حدیث بھی گھڑ ڈالی۔ ائمہ محدثین کے عقیدہ وعمل کے خلاف اپنا مذہب ایجاد کیا۔ علمائے امت کے متفقہ فہم اور اجماع کے مقابلہ میں فرد واحد کا فہم دین قرار دینے والوں نے اسلام میں رخنہ اندازی کی قبیح مثال قائم کی۔ قضائے عمری بھی اسی قبیل سے ہے۔ قضائے عمری اسلام میں نہیں تھی، خدا جانے کس نے گھڑ کر نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کر دی، کار پردازان تقلید اسے لے اڑے اور جم گئے کہ ہمارے علما نے لکھی ہے، کوئی تو دلیل ہوگی۔

❀ علامہ ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ (۱۰۱۴ھ) لکھتے ہیں:

''حدیث: ''جس نے رمضان کے آخری جمعہ کو قضا نماز پڑھی، یہ اس کی عمر کے ستر برس تک فوت ہونے والی تمام نمازوں کا کفارہ ہوگی۔'' قطعی باطل ہے، کیوں کہ اجماع سے ثابت ہے کہ فوت شدہ عبادات کی کمی پوری نہیں ہو سکتی اور یہ اس اجماع کے مخالف ہے، دوسرے یہ کہ صاحب ہدایہ اور شارحین ہدایہ کی نقل غیر معتبر ہے، یہ لوگ نہ تو خود محدث تھے، نہ انہوں نے روایت کی نسبت

کسی محدث کی طرف کی ہے۔''

(الأسرار المرفوعة في الأخبار الموضوعة، ص 356، ح : 519)

❀ علامہ شوکانی رحمہ اللہ (۱۲۵۰ھ) لکھتے ہیں:

''اس حدیث کے من گھڑت ہونے میں کوئی دوسری رائے ہی نہیں۔ یہ تو موضوعات پر لکھی کتابوں میں بھی نہیں پائی جاتی، اس دور میں فقیہانِ صنعاء کے ہاں مشہور ہو چکی ہے۔ وہ کثیر تعداد میں اس پر عامل ہیں، میں نہیں جانتا اسے کس نے گھڑا؟ بہر کیف اللہ جھوٹوں کو برباد کرے۔''

(الفوائد المجموعة، ص 54، ح : 115)

فوت شدہ نمازوں پر توبہ ہے۔ قضائے عمری نامی کسی نماز کا اسلام میں وجود نہیں، لہٰذا اس بدعت سے خود بھی بچیں اور لوگوں کو بھی آگاہ کریں۔

سوال: حیلہ اسقاط کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: حیلہ اسقاط کا مطلب یہ ہے کہ میت کی نماز جنازہ کے بعد یا پہلے میت کے ورثا اس کی طرف سے ایک من، ساڑھے بارہ سیر گندم اور کچھ نقد رقم اور قرآن مجید اس شخص کو دیتے ہیں، جس نے میت کی نماز جنازہ پڑھائی ہوتی ہے، تاکہ یہ صدقہ اس کی چھوٹی ہوئی نمازوں، روزوں اور حج کا کفارہ بن جائے۔

یہ بدعت ہے۔ اسلاف امت میں اس کا ثبوت نہیں۔ میت کی طرف سے صدقہ کرنا مستحب ہے، مگر اس انداز سے گناہوں کا کفارہ ادا کرنا نہ میت کو مفید ہے اور نہ ورثا کو۔

سوال: جو ایک مدت تک قصر پڑھتا رہا، مگر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ مسافر نہ تھا، تو نمازوں کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کوئی ایسی صورت ممکن ہے، تو بھی اس پر نمازوں کا اعادہ نہیں۔ اس کی ادائیگی ہو چکی ہے۔

سوال: بے نمازی کے فوت ہونے کے بعد اگر ورثا اس کی طرف سے صدقہ ادا کر دیں، تو کیا اس کا نماز نہ پڑھنے کا گناہ ختم ہو جائے گا؟

جواب: نہیں۔

سوال: نماز استخارہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: نماز استخارہ سنت موکدہ ہے، واجب نہیں ہے، اس پر اہل علم کا اتفاق ہے۔

۞ حافظ عراقی رحمہ اللہ (806ھ) کہتے ہیں:

لَمْ أَرَ مَنْ قَالَ بِوُجُوْبِ الْإِسْتِخَارَة .

''میرے مطابق کسی نے نماز استخارہ کو واجب نہیں کہا۔''

(فتح الباري لابن حَجَر :221/11)

سوال: نماز استخارہ کی اہمیت کیا ہے؟

جواب: خیر و شر ہر کام کے دو پہلو ہیں، کسی بھی کام سے خیر کشید کر لینا اور شر سے سلامتی کے ساتھ گزر جانا انسان کے بس میں نہیں، یہ قدرت صرف اللہ کریم کے پاس ہے اور استخارہ نام ہے خود سپردگی کا، کہ اللہ میں یہ کام کرنے جا رہا ہوں، تو اس کا وکیل ہے، اس میں خیر عطا کرنا، ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک کام میں بظاہر خیر نظر آتی ہے، مگر اس میں خیر ہوتی نہیں، یا خیر کے ساتھ شر بھی اُمڈ آتا ہے، اس لئے چاہیے کہ ہر کام سے پہلے استخارہ کر لیا جائے اور وہ کام اللہ کی نگہبانی میں سر انجام دیا جائے۔ تا کہ شر ختم ہو اور زندگی خوشیوں کا استعارہ بن جائے۔

✿ حافظ نووی رحمہ اللہ (676ھ) لکھتے ہیں:

فِيهِ اسْتِحْبَابُ صَلَاةِ الْإِسْتِخَارَةِ لِمَنْ هَمَّ بِأَمْرٍ سَوَآءٌ كَانَ ذَلِكَ الْأَمْرُ ظَاهِرُ الْخَيْرِ أَمْ لَا .

''ہر کام سے پہلے استخارہ مستحب ہے، اس میں بظاہر خیر ہو یا نہ ہو۔''

(شرح مسلم: 144/5)

سوال: کیا کسی دوسرے سے نماز استخارہ کروایا جا سکتا ہے؟

جواب: صاحب معاملہ استخارہ خود کرے، دوسرے سے نہ کروائے۔ کسی سے کروانا درست نہیں، ٹی وی چینلز پر استخارہ کا کاروبار عام ہے، دوسروں کے لئے استخارہ کیا جاتا ہے، یہ شکم پروری کا ذریعہ تو ہو سکتا ہے، شریعت نہیں ہے، ان سے بچیں اور اللہ سے تعلق مضبوط کریں، اسی میں بہتری ہے۔

✿ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

لَا يُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ .

''دوسروں کی طرف سے نماز نہ پڑھیں۔''

(السّنن الكبرىٰ للنّسائي: 2918، وسندهٗ صحيحٌ)

اس پر اجماع ہے کہ کوئی کسی کی طرف سے نماز نہیں پڑھ سکتا۔

✿ حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) لکھتے ہیں:

أَمَّا الصَّلَاةُ فَإِجْمَاعٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ أَنَّهٗ لَا يُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ فَرْضًا عَلَيْهِ مِنَ الصَّلَاةِ، وَلَا سُنَّةً، وَلَا تَطَوُّعًا، وَلَا عَنْ حَيٍّ، وَلَا عَنْ مَيِّتٍ .

''اس پر اجماع ہے کہ کسی زندہ یا مردہ کی طرف سے نماز نہ پڑھی جائے، چاہے وہ نماز فرض ہو، سنت ہو یا نفل۔'' (الإستذكار : 10/167، 12/66)

سوال: استخارہ کی دعا کیا ہے؟

جواب: سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام کاموں میں استخارہ یوں سکھاتے، جیسے قرآن کی سورت سکھا رہے ہوں، فرماتے: کسی کام کا ارادہ ہو، تو دو رکعت ادا کریں اور یہ دعا پڑھیں:

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ العَظِيْمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ أَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّي فِي دِيْنِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاقْدُرْهُ لِي وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّي فِي دِيْنِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهٖ.

''یا اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے وسیلہ سے خیر کا طالب ہوں، تیری قدرت کے وسیلہ سے اس کام پر قدرت وطاقت چاہتا ہوں، تیرے فضل عظیم کا سوالی ہوں، تو قدرت رکھتا ہے، میں نہیں رکھتا، تو جانتا ہے، میں نہیں جانتا، تو غیب کو خوب جانتا ہے، رب کریم! اگر یہ کام میرے دین، معاش اور انجام کار کے لئے بہتر ہے، تو مجھے اس کی توفیق عطا فرما، اسے میرے لئے آسان کر اور

بابرکت بنا، اگر یہ کام میرے دین، معاش اور انجام کار کے لئے برا ہے، تو مجھے اس سے دور کر دے، اسے مجھ سے دور کر دے اور میرے لئے بہتر فیصلہ فرما اور اس پر اطمینان نصیب فرما۔''

(صحيح البخاري : 6382)

دعا میں هٰذَا الْأَمْر کی جگہ اپنی ضرورت بیان کریں۔

(سوال): جو شخص عربی زبان سے واقف نہیں، تو وہ دعا میں هٰذَا الْأَمْر کی جگہ اپنی ضرورت کیسے بیان کرے؟

(جواب): اسے چاہیے کہ دعا میں هٰذَا الْأَمْر ہی پڑھ لے اور اپنی ضرورت ذہن میں لائے، عربی کے علاوہ کسی زبان میں الفاظ بولنے کی ضرورت نہیں۔

(سوال): استخارہ کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

(جواب): استخارہ نبی کریم ﷺ کی سنت ہے اور مسلمان کے لیے محفوظ قلعہ ہے، ہمارے ہاں اس سنت کو انتہائی بھیانک تعبیریں پہنا دی گئی ہیں، اسے ذوق اسلام کے مطابق سمجھنے کے بجائے اس قدر الجھا دیا گیا ہے کہ خدا کی پناہ۔ استخارہ یہ ہے کہ دو رکعت ادا کریں اور دعائے استخارہ پڑھ کر کام شروع کریں، مثلا؛

☆ رشتہ طے کرنے کے لئے گھر سے نکلیں، تو استخارہ کریں۔

☆ کاروبار شروع کرنے سے پہلے استخارہ کریں۔

☆ سفر پر روانہ ہونے سے پہلے استخارہ کر لیں۔

ہمارے ہاں جو یہ ذہن پایا جاتا ہے کہ استخارہ کے بعد سو جائیں، خواب میں اشارہ ملے گا، بے حقیقت ہے، قرآن وسنت سے ثابت نہیں۔

(سوال): کیا منگنی اور رشتے کے لیے استخارہ مسنون ہے؟

(جواب): نبی کریم ﷺ نے منگنی کے لئے استخارہ کی مخصوص دعا سکھائی ہے۔

❀ سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی کو نکاح کا پیغام بھیجیں، تو اسے پوشیدہ رکھیں، وضو کریں، نماز پڑھیں، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کریں اور یہ دعا پڑھیں:

أَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ فَإِنْ رَأَيْتَ لِي فُلَانَةً (تُسَمِّيْهَا بِاسْمِهَا) خَيْرًا لِّي فِي دِيْنِي وَدُنْيَايَ وَآخِرَتِي فَاقْدُرْهَا لِي وَإِنْ كَانَ غَيْرُهَا خَيْرًا لِّي مِنْهَا فِي دِيْنِي وَدُنْيَايَ وَآخِرَتِي فَاقْضِ لِي بِهَا .

''یا اللہ! تو طاقت رکھتا ہے، میں نہیں رکھتا، تو جانتا ہے، میں نہیں جانتا، تو ہی غیب کو جاننے والا ہے، اگر فلاں عورت (یہاں عورت کا نام لیا جائے) میرے دین، دنیا اور آخرت کے لئے بہتر ہے، تو اسے میرا مقدر بنا دے، اگر کوئی دوسری عورت میرے دین، دنیا اور آخرت کے لئے بہتر ہے، تو میرے حق میں اس کا فیصلہ فرما۔''

(معجم الطّبراني الكبير : 133/4، السّنن الكبرٰى للبَيهقي : 147/7، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (1220) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (4040) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (314/1) نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ نے اس کے راویوں کو ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

❀ نبی کریم ﷺ نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو پیغام نکاح بھیجا، تو انہوں نے کہا؛

مَا أَنَا بِصَانِعَةٍ شَيْئًا حَتّٰى أُوَامِرَ رَبِّي ، فَقَامَتْ إِلٰى مَسْجِدِهَا .

''میں اس وقت تک کوئی کام نہیں کرتی، جب تک اپنے رب سے استخارہ نہ کر لوں، یہ کہہ کر اپنی جائے نماز پر کھڑی ہوگئیں۔''

(صحیح مسلم : 1428)

(سوال): کیا ایک کام کے لیے ایک سے زائد بار استخارہ کیا جا سکتا ہے؟

(جواب): ایک کام میں ایک بار استخارہ کرنا چاہیے، بار بار استخارہ درست نہیں۔

(سوال): نماز استخارہ کی دو رکعتوں میں کوئی مخصوص قرأت ثابت ہے؟

(جواب): کوئی مخصوص قرأت ثابت نہیں۔

(سوال): کیا فرض یا سنتوں کے بعد نماز استخارہ کی دعا پڑھنے سے استخارہ ہو جاتا ہے؟

(جواب): استخارہ کی مستقل نماز ہے، کوئی دوسری نماز اس سے کفایت نہیں کرتی۔

❁ علامہ محمد عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ ایک حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

فِيهِ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهٗ لَا تَحْصُلُ سُنَّةُ صَلَاةِ الْإِسْتِخَارَةِ بِوُقُوْعِ الدُّعَآءِ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَرِيْضَةِ .

''یہ الفاظ دلیل ہیں کہ فرض نماز کے بعد دعائے استخارہ پڑھنے سے سنت استخارہ ادا نہیں ہوتی۔'' (تُحفة الأحوَذي : 482/2)

(سوال): کیا استخارہ کی دعا نماز کے بعد ہی کی جائے گی یا پہلے بھی کی جا سکتی ہے؟

(جواب): دعائے استخارہ نماز کے بعد ہی کی جائے گی۔

❁ علامہ شوکانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں؛

اَلْحَدِيْثُ يَدُلُّ عَلٰى مَشْرُوعِيَّةِ صَلَاةِ الْإِسْتِخَارَةِ وَالدُّعَاءِ عَقِيْبَهَا

وَلَا أَعْلَمُ فِي ذٰلِكَ خِلَافًا .

''حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے نماز استخارہ کی مشروعیت اور اس کے بعد دعا پر دلیل ہے۔اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔''(نَيل الأوطار : 89/3)

سوال: جسے نماز استخارہ زبانی یاد نہ ہو، وہ کیا کرے؟

جواب: ہر مسلمان کو دعائے استخارہ یاد کرنی چاہیے، اس کے معانی اور مطالب بھی سیکھنے چاہیے، یاد نہ ہو، تو دیکھ کر بھی پڑھی جا سکتی ہے۔

سوال: کیا نماز استخارہ ممنوعہ اوقات میں ادا کی جا سکتی ہے؟

جواب: نماز استخارہ اوقات ممنوعہ میں بھی ادا کی جا سکتی ہے، کیونکہ یہ سببی نماز ہے۔

سوال: ایک کام کرنے کا ارادہ ہے، اس میں تین افراد شریک ہیں، کیا ہر ایک الگ الگ استخارہ کرے یا ایک ہی کافی ہے؟

جواب: ہر شخص کو الگ الگ استخارہ کرنا چاہیے۔

سوال: کاروبار کے لیے استخارہ کرنا ہے، تو گھر والوں میں سے کون استخارہ کرے؟

جواب: جس نے کاروبار کی باگ ڈور سنبھالنی ہے، اسی کو استخارہ کرنا چاہیے۔

سوال: کسی کی شادی طے کرنی ہے، کون استخارہ کرے؟

جواب: عموماً شادی لڑکی اور لڑکے کے سرپرست کرتے ہیں، اس لیے استخارہ بھی سرپرست کرے گا۔

سوال: نماز استخارہ کے سہو پر سجدہ سہو ہو گا؟

جواب: جی ہاں۔

سوال: کیا دو کاموں کے لیے ایک ہی استخارہ کافی ہے؟

(جواب): ہر کام کے لیے الگ الگ استخارہ ہوگا۔

(سوال): کیا نماز استخارہ کی جماعت ثابت ہے؟

(جواب): نماز استخارہ کی جماعت ثابت نہیں۔

(سوال): کیا کسی ناجائز کام کے لیے استخارہ کیا جاسکتا ہے؟

(جواب): استخارہ صرف جائز اور مباح کام کے لیے کیا جاسکتا ہے۔ ناجائز کام کے لیے استخارہ نہیں، کیونکہ استخارہ کا مطلب اللہ تعالیٰ سے خیر کا سوال کرنا ہے اور ناجائز اور گناہ کے کام میں خیر نہیں۔

(سوال): کیا استخارہ کے بعد کی دعا میں ہاتھ اٹھائے جائیں گے؟

(جواب): ہاتھ نہیں اٹھائے جائیں گے۔

(سوال): کیا قرأت کے تکرار سے سجدہ سہو لازم ہوتا ہے؟

(جواب): نہیں۔

(سوال): ظہر کی چار سنتوں میں قعدہ اولیٰ بھول جائے، تو کیا کرے؟

(جواب): سجدہ سہو کرلے، سنت ادا ہوجائیں گے۔

(سوال): بھول سے کوئی سورت شروع کی، پھر کوئی اور سورت پڑھی، کیا سجدہ سہو لازم ہوگا؟

(جواب): اس پر سجدہ سہو نہیں۔

(سوال): مسبوق نے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا، یاد آنے پر کیا کرے؟

(جواب): بقیہ نماز مکمل کرے اور سجدہ سہو کرلے۔